زیر کفالت بالغ اولاد کا بغیر اجازت صدقہ فطر دے دیا، تو ادا ہو جائے گا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor.13303 تاریخ:16-03-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک بالغہ لڑکی کا نکاح ہو گیا ہے، لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس کا فطرہ ادا کرنا شرعاً کس پر لازم ہے شوہر پر یا والد پر؟ جبکہ لڑکی ابھی والد کی زیرِ کفالت ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جواب سے قبل یہ حکم ذہن نشین کر لیجئے کہ مسلمان مرد صاحبِ نصاب پر اپنا اور اپنے نابالغ بچوں کا صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ نابالغ بچے خود صاحبِ نصاب نہ ہوں، ورنہ ان کے صدقہ فطر کی ادائیگی ان کے مال سے کی جائے گی۔ اپنی بالغ اولاد (لڑکا ہو یا لڑکی) کے صدقہ فطر کی ادائیگی والد پر لازم نہیں، اگرچہ وہ اپنی زیرِ کفالت ہوں، یوں ہی بیوی کے فطرے کی ادائیگی شوہر کے ذمے واجب نہیں۔

بیان کردہ تفصیل سے سوال کا جواب بھی واضح ہو گیا کہ سوال میں ذکر کردہ لڑکی کا فطرہ ادا کرنا نہ اس کے شوہر پر واجب ہے، نہ اس کے والد پر، ہاں اگر یہ لڑکی خود صاحبِ نصاب ہو تو اپنا صدقہ فطر خود ادا کرے گی۔

چونکہ تاحال بیٹی باپ کی کفالت میں ہے اور رخصتی نہیں ہوئی ہے، اس بنا پر باپ اگر بغیر اجازت کے بیٹی کا فطرہ نکالے تو ادا ہو جائے گا، لیکن پوچھی گئی صورت میں شوہر کو بیوی کی اجازت لینی ہو گی۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:”ولا یؤدی عن زوجته ولا عن اولادہ الکبار وان کانوا فی عیالہ ولو أدی عنھم او عن زوجته بغیر امرھم أجزأھم استحساناً“یعنی:شوہر کے ذمہ اپنی زوجہ کی طرف سے اوروالد کے ذمہ اپنی بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرناواجب نہیں،اگرچہ بالغ اولاد اپنے باپ کی زیرِ کفالت ہو۔ اگرباپ بالغ اولاد(لڑکے یالڑکی)کی طرف سے یاشوہر بیوی کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر ہی صدقہ فطر ادا کر دیتاہے،تو استحساناًان کا صدقہ فطر اداہو جائے گا۔

(الفتاوی الھندیہ،ج01،ص193،مطبوعہ پشاور)

اگر شوہر بیوی کی طرف سے یاوالد اپنی زیرِ کفالت بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر کی ادائیگی کرے تو کافی ہو گا،اگرچہ ان سے اجازت نہ لی ہو کہ یہاں دلالۃً اجازت ثابت ہے،جیسا کہ محقّق علامہ محمد علاؤ الدین حصکفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ(متوفی:1088ھ)فرماتے ہیں:”ولو ادی عنھما بلا اذنٍ اجزا استحساناً للاذن عادۃً ای لو فی عیالہ والا فلا“یعنی اگرباپ بالغ اولاد(لڑکے یالڑکی)کی طرف سے یاشوہر بیوی کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر ہی صدقہ فطر ادا کر دیتاہے تو استحساناً کفایت کرے گا،کیونکہ یہاں عادۃً اجازت پائی جاتی ہے۔ بالغ اولاد کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر صدقہ فطر کی ادائیگی اس وقت ہو سکے گی جبکہ وہ والد یاشوہر کی زیرِ کفالت ہوں ورنہ نہیں۔

(الدرّالمختارمعہ ردّالمحتار،ج3،ص370،مطبوعہ کوئٹہ)

شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ(متوفی:1340ھ) سے اسی طرح کاایک سوال ہوا کہ ”زید کی بیوی ہندہ جو مالکِ نصاب نہیں ہے مع اپنے ایک خوردسال بچّے کے، اپنے باپ بکر کے یہاں یعنی میکے میں عیدالفطر کو قیام رکھتی ہے، **تواُس کااور اس کے لڑکے کاصدقہ کس کو دیناچاہئے،آیازید کو جوہندہ کاشوہر ہے یا بکر کو جوہندہ کاباپ ہے؟“**

سیدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:”خوردسال بچّے کاصدقہ فطر اُس کے باپ پر ہے اور **عورت کانہ باپ پر نہ شوہر پر، صاحبِ نصاب ہوتی تو اس کا صدقہ اسی پر ہوتا**

ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج10، ص295-296، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

صدرالشریعہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ(متوفی:1367ھ)ارشاد فرماتے ہیں:"**اپنی عورت اور اولاد عاقل بالغ کا فطرہ اُس کے ذمہ نہیں**، اگرچہ اپاہج ہو، اگرچہ اس کے نفقات اس کے ذمہ ہوں۔ **عورت یا بالغ اولاد کا فطرہ ان کے بغیر اِذن ادا کر دیا، تو ادا ہو گیا، بشرطیکہ اولاد اس کے عیال میں ہو یعنی اس کا نفقہ وغیرہ اُس کے ذمہ ہو۔**"

(بہارشریعت، ج1، حصہ5، ص938، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مرد پر کس کس کی طرف سے صدقہ فطر کی ادائیگی واجب ہے؟اس کے متعلق ایک مقام پر آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"**مرد مالکِ نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے چھوٹے بچہ کی طرف سے واجب ہے، جبکہ بچہ خود مالکِ نصاب نہ ہو، ورنہ اس کا صدقہ اسی کے مال سے ادا کیا جائے** اور مجنون اولاد اگرچہ بالغ ہو جبکہ غنی نہ ہو، تو اُس کا صدقہ اُس کے باپ پر واجب ہے اور غنی ہو تو خود اس کے مال سے ادا کیا جائے، جنون خواہ اصلی ہو یعنی اسی حالت میں بالغ ہوا یا بعد کو عارض ہوا، دونوں کا ایک حکم ہے۔" (ایضاً، ص936)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن رضا محمد عطاری مدنی

05رمضان المبارک1445ھ/16مارچ2024ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے